بھی ہوگا اور مزہ الگ آئے گا۔ بیرونی ثقافتی یلغار نے ہمارے لیے کچھ ایسا ماحول بنا رکھا ہے کہ اس سے بچوں کو دور اور بچائے رکھنا خاصا دشوار کام ہے۔ ان حالات میں جبکہ کارکردگی کی جانچ پڑتال بھی جیتی ہے اور موت کے سائے بھی ہر سر پر منڈلا رہے ہیں، ایک ماں اور باپ پر مشتمل جوڑے کی کارکردگی جانچنے کے لئے ان کی اولاد کے رنگ ڈھنگ دیکھنے سے بہتر طریقہ اور ہو کیا سکتا ہے؟ لہٰذا علامہ اقبال رحمۃ اللہ کے بقول

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں (۱۸)

جب مقصود قدرت ہی آزمائش ہے تو نہ صرف یہ کہ اچھائی اور برائی کا وجود ناگزیر ہے بلکہ اچھائی کے اسباب کی نسبت برائی کے اسباب کا زیادہ طاقتور، پرکشش اور پر اثر ہونا بھی ضروری ہے۔ تبھی تو صحیح طرح سے حوصلوں کی آزمائش ہو سکے گی۔ اور اچھے اور برے کردار نمایاں ہو سکیں گے۔ آج ریڈیو کی مخالفت "چائے کی پیالی میں طوفان" سے زیادہ نہیں لگتی۔ ممکن ہے آنے والے دنوں میں کیبل نیٹ ورک اور انٹرنیٹ کی حیثیت اس سے بھی کم ہو جائے۔ لہٰذا اخلاقی دہریانی کے نئے اسباب پیدا ہو گئے ہیں تو ان کے آگے بند باندھنے کی کوششیں بے سود ہیں۔ یقینی طور پر زمانے کا اگلا پیچ اور زیادہ طاقتور اور پر اثر ہوگا۔ جو لوگ ہوا کے ہر جھونکے پر اپنا توازن کھو بیٹھتے ہیں کل قومی ذمہ داریوں کا بار گراں کیسے اٹھا پائیں گے؟ تاریخ انسانی کے سب حوالے یہی کہتے ہیں کہ اس وقت اپنے اور اپنے بچوں کے اعصاب مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ بقول شاعر

لوگ تو مجبور ہیں پتھر تو ماریں گے ضرور
کیوں نہ شیشوں سے کہا جائے کہ ٹوٹا نہ کریں

لہٰذا من حیث القوم ہم سب کا فرض ہے کہ اپنی نئی نسل کے شفاف دامن کو ہر برائی کی آلودگی سے بچائیں اور بالخصوص ان کو ایچ آئی وی / ایڈز جیسے موذی، خطرناک اور مہلک مرض کی تباہ کاریوں کی زد سے دور رکھیں۔ بحیثیت استاذ ہمارا مشاہدہ ہے کہ جو والدین اپنے بچوں کو اپنے قریب رکھتے ہیں، ان کو اپنا ہمراز بناتے ہیں اور ان پر اعتماد کرتے ہیں ان کے بچے غلط کاریوں کا شکار نہیں ہوتے اور زمینی فاصلوں کے باوجود اپنے ماں باپ کے قریب ہی رہتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ امجد، امجد اسلام، پھول ہوا، لاہور، جہانگیر بک ڈپو، فروری ۲۰۰۳ء، ص: ۲۰ و ۲۱
۲۔ ایچ آئی وی کی روک تھام میں دینی رہنماؤں کا کردار، اولین اشاعت، جاری کردہ نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام، حکومت پاکستان، ص: ۶
۳۔ قرآن حکیم، بنی اسرائیل، آیت: ۱۵
۴۔ ایضاً
۵۔ قرآن حکیم، سورہ کہف، آیت: ۶
۶۔ قرآن حکیم، سورہ بقرہ، آیت: ۲۵۶

۷۔ قرآن حکیم، سورہ آل عمران، آیت: ۲۰
۸۔ قرآن حکیم، سورہ انعام، آیت: ۱۰۶
۹۔ القشیری مسلم بن حجاج صحیح مسلم، کراچی، قدیمی کتب خانہ، ۱۹۵۶، ص: ۱۲۲، جلد دوم
۱۰۔ قرآن حکیم، ۷۸: ۸ تا ۱۱
۱۱۔ ترمذی عیسیٰ بن سورہ ابو عیسیٰ جامع ترمذی ابواب، البر والصلۃ، باب ما جاء فی ادب الولد۔
۱۲۔ بخاری محمد بن اسماعیل صحیح بخاری کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المشرکین
۱۳۔ قرآن حکیم، سورہ ملک، آیات: ۱ و ۲
۱۴۔ قرآن حکیم، سورہ آل عمران، آیت: ۱۸۵
۱۵۔ الخطیب محمد بن عبداللہ العمری التبریزی مشکوۃ المصابیح دہلی مطبع مجتبائی بلا سن طباعت ص: ۴۲۱ (بحوالہ شعب الایمان للبیہقی)
۱۶۔ ایضاً
۱۷۔ حکیم الامت محمد اقبال شیخ کلیات اقبال (اردو) لاہور، غلام علی پرنٹرز، اشاعت ہشتم ستمبر ۱۹۸۴ء، ص: ۱۳۰
۱۸۔ ایضاً، ص: ۷۰

☆☆

فکری و تحقیقی نشست کا اہتمام

مجلس التفسیر جامعہ کراچی کے زیر اہتمام ہر انگریزی مہینے کے پہلے اتوار کو صبح دس بجے ایک ماہانہ علمی و فکری و تحقیقی نشست کے اہتمام کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس میں اسلام اور اسلام کے تعلق سے پیدا ہونے والی مختلف النوع تحقیقات کو مقالات کی صورت میں پیش کیا جائے گا۔ ہر نشست میں کسی بھی ایک صاحب فکر و نظر اور محقق کو اپنا مقالہ پیش کرنے کی اجازت ہوگی۔ مقالہ پیش کرنے یا اس نشست میں شریک ہونے کے لیے کوئی شرط نہیں ہے۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے

مقالہ نگاروں سے گزارش ہے کہ وہ اپنا مقالہ پیش کرنے سے کم از کم ایک ہفتہ قبل مجلس التفسیر کے سربراہ ڈاکٹر شکیل اوج سے رابطہ کریں۔ تاکہ مقالہ نگار اور ان کے عنوان مقالہ کی مناسب تشہیر و اشاعت قومی اخبارات کے ذریعے ممکن ہو سکے۔

مجلس میں پیش کیے جانے والے مقالات مجلہ التفسیر میں شائع کیے جائیں گے۔

فکری نشست کا انعقاد C-43 اسٹاف ٹاؤن یونیورسٹی کیمپس جامعہ کراچی میں کیا جائے گا۔

برائے رابطہ: 021-4802368
0300-2236558
ای میل: sascom7@yahoo.com

تفسیر المسائل والاحکام

ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج

تخفیف عذاب کیا ہے؟

سوال: البقرہ/۸۶ میں کہا گیا ہے کہ فلا تخفف عنہم العذاب ۔ان کے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی۔ وہ کون لوگ ہوں گے، جن کے عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور تخفیف عذاب کی شرائط کیا ہیں؟
(ع۔جیم)

جواب: آپ نے جو قرآنی الفاظ لکھے ہیں۔ اس میں غلطی ہوگئی ہے۔ آپ یقیناً یخفف لکھنا چاہتے ہوں گے مگر سہواً یخفف کی جگہ تخفف لکھ دیا گیا ہے۔ جو یقیناً غلط ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ نے حذف کردہ بالا آیت میں سے ایک محدود مخصوص فقرہ اخذ کر کے پوچھا ہے کہ "وہ کون لوگ ہوں گے، جنکے عذاب میں تخفیف کی جائیگی، جواباً عرض ہے کہ اس آیت میں تخفیفِ عذاب کے امکان یا وقوع کو بیان کرنا مقصودِ کلام نہیں ہے ۔بلکہ عدمِ امکان یا وقوع کو بیان کرنا منشائے کلام ہے۔

پھر یہ کہ وہ کہ جن کے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی، ان کے بارے میں مجھ سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ لوگ تو قرآن مجید نے خود ہی بیان کر دیے ہیں، اگر آپ پوری آیت دیکھتے تو خود جان لیتے۔ بہرحال آپ نے مجھ سے پوچھا ہے تو میں قرآن کی رہنمائی میں تخفیف عذاب کے محرومین یعنی (اشد العذاب کے مستحقین) (البقرہ/۸۵) کی نشاندہی کئے دیتا ہوں۔ سب سے پہلے تو وہ آیت ملاحظہ کیجئے جس کا آپ نے اپنے سوال میں حوالہ دیا ہے۔

اُولٰئک الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالآخرۃ فلا یخفف عنہم العذاب ولا ھم ینصرون ٥ (البقرہ/۸۶)

یہی وہ لوگ ہیں، جنہوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی خرید لی ہے، پس نہ اُن پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی ان کو مدد دی جائیگی۔

آیت میں لفظ اُولٰئک کی بلاغت پر نگاہ رہے تو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کے عوض دنیا خریدنے والے لوگ، کن کن جرائم میں مبتلا رہے ہیں۔ اسکے لئے آیتِ ماقبل کو دیکھنا ہوگا۔ جسمیں ارشاد

ہوا ثم انتم ھؤلاء تقتلون انفسکم وتخرجون فریقاً منکم من دیارھم تظٰھرون علیھم بالاثم والعدوان ط وان یاتوکم اُسٰرٰی تُفٰدوھم وھو محرم علیکم اخراجھم ط افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض ج فما جزآء من یفعل ذلک منکم الا خزیٌ فی الحیوۃ الدنیا ج ویوم القیامۃ یردون الٰی اشد العذاب ط وما اللہ بغافل عما تعملون ٥ (البقرہ/۸۵)

پھر تم ہی وہ لوگ ہو کہ اپنوں کو قتل کر رہے ہو اور اپنے ہی ایک گروہ کو ان کے گھروں سے باہر نکال رہے ہو (اور طرفہ تماشا یہ کہ) ان کی حق تلفی اور زیادتی کے ساتھ، ان کے دشمنوں کی مدد کرتے ہو اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آ جائیں تو ان کا فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو (تاکہ وہ تمہارے ممنون کرم رہیں) حالانکہ ان کا نکالنا تم پر حرام تھا۔ تو کیا تم کتاب کے بعض حصوں پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔ پس تم میں سے جو شخص ایسا کرے، اسکی کیا سزا ہو سکتی ہے۔ سوائے اس کے کہ دنیا کی زندگی میں ذلت ہو اور قیامت کے دن (ایسے لوگ) سخت ترین عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں۔

یہ آیت چونکہ "ثم" سے شروع ہوئی ہے اور ثم تراخی کے لئے آیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سلسلہ بیان اوپر سے چل رہا ہے۔ اس لئے ہمیں ایک آیت اور اوپر جانا ہوگا اور وہ آیت یہ ہے۔

واذ اخذنا میثاقکم لا تسفکون دمائکم ولا تخرجون انفسکم من دیارکم ثم اقررتم وانتم تشھدون (البقرہ/۸۴)

اور یاد کرو جب ہم نے تم سے یہ پختہ عہد لیا کہ تم باہم خونریزی نہیں کرو گے اور نہ اپنے لوگوں کو بے وطن کرو گے پھر تم اس کا اقرار بھی کرتے ہو اور خود گواہی بھی دیتے ہو۔

میرے محترم انہیں مسئلہ کی وضاحت کے لئے مجھے ترتیب صعودی کا سہارا لینا پڑا ہے۔ یعنی آیات کو اوپر سے نیچے پڑھنے کی بجائے نیچے سے اوپر کی طرف پڑھنا پڑا۔ اس کو اصطلاحاً سیاق وسباق کہتے ہیں۔ قرآن کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے مجھے بارہا ایسا کرنا پڑتا ہے۔

ان آیات کو ایک ساتھ دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تخفیف عذاب سے محروم (یعنی اشد العذاب کے مستحقین) افراد کے جو جرائم بیان کیے ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) اپنوں کو قتل کرنا (تقتلون انفسکم)

(۲) اپنے لوگوں کو ان کے گھروں اور بستیوں سے نکال باہر کرنا (وتخرجون فریقاً منکم من